حضرت علامہ شمس الحق صاحب افغانی مدظلہ
صدر شعبہ تفسیر جامعہ اسلامیہ - بہاول پور

سائینس اور اسلام

سائینس فلسفہ اور مذہب کا دائرہ کار

یورپی اسلام دشمنی ایک یورپی نومسلم کے قلم سے | یورپ کی فطرت میں اسلام دشمنی پیوست ہو چکی ہے اور مستقبل قریب میں اسکی کمی کے امکانات نہیں، حال ہی میں گھر کے ایک بھیدی کی انگریزی تحریر کا ترجمہ محمد معین خان بی اے (عثمانیہ) نے شائع کیا، جسکے چند اقتباسات ملاحظہ ہوں۔ یہ یورپی نومسلم علامہ محمد اسد ہے، جو مراکش میں مقیم ہے۔ آپ لکھتے ہیں: یورپ کو اسلام کے ساتھ مخالفانہ رویہ بھی ایک حد تک اپنے اسلاف سے ترکے میں ملا ہے۔ مغرب اگرچہ تمام مذہبوں اور ثقافتوں کو یوں ہی ناپسندیدہ نظروں سے دیکھتا ہے۔ لیکن اسلام کے معاملہ میں اسکی اس ناپسندیدگی کے دامن مجنونانہ نفرت کی حدوں سے جا ملتے ہیں۔ اسلام کے خلاف مغرب کی نفرت اور عداوت کی جڑیں نہ صرف اسکی عقل و ادراک ہی میں پیوست ہیں۔ بلکہ جذبات و احساسات کے گوشے گوشے میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اگرچہ یورپ کے لئے بدھ اور ہندو فلسفہ بھی قابل قبول نہیں۔ تاہم ان فلسفوں کے بارے میں اس کا ذہنی رویہ ہمیشہ متوازن رہا ہے۔ لیکن جہاں اسلام پر اسکی نظر پڑی اس کا ذہنی توازن بگڑ گیا۔ اور ایک جذباتی تعصب قلب و دماغ پر چھا گیا، یورپ کے عظیم المرتبت مستشرقین بجز چند مستثنیات کے تمام کے تمام ان تحریروں میں جو انہوں نے اسلام پر قلمبند کی ہیں انتہائی شدید تعصب میں ملوث نظر آتے ہیں، انکی تحقیقات سے بیشتر ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اسلام کیساتھ ایک علمی تحقیقاتی موضوع کا معاملہ نہیں کرتے بلکہ اسکو ایک ایسا ملزم سمجھتے ہیں جو حاکم عدالت کے سامنے کھڑا ہو۔ یہ مستشرقین کبھی بھی کھلے

دل سے حقائق و واقعات کا کھوج نہیں لگاتے۔ بلکہ ہر واقعہ میں شہادت اور متعلقہ واقعات وثوق حاصل کرنے سے پہلے ہی اپنے تعصب کے زیر اثر ایک نتیجہ قائم کر لیتے ہیں، اور پھر اسی نتیجہ سے اپنی کاروائی کا آغاز کرتے ہیں جس پر پہنچنے کا وہ پہلے ہی عزم کر لیتے ہیں۔ اسلام اور اسلام سے تعلق رکھنے والی ہر چیز کی جو مسخ شدہ تصویر ہمیں یورپ مشرقیاتی ادب میں دکھائی دیتی ہے، وہ دراصل مستشرقین کے اسی مخاصمانہ طریق کار کا نتیجہ ہے۔ واقعات کے توڑ موڑ کا یہ معاملہ کسی ایک ملک تک محدود نہیں بلکہ انگلستان، جرمنی، فرانس، ہالینڈ، غرض یورپ کے جس ملک میں یہ مستشرقین اسلام پر نظر کرم فرماتے ہوئے دکھائی دیں گے، وہ سب کے سب اس حمام میں ننگے ہی ننگے نظر آئیں گے۔ یہ تحریر بڑی لمبی ہے، ہم خلاصہ پیش کرتے ہیں۔ محمد اسد نو مسلم انگریز سے ہماری ملاقات اور گفتگو بھی ہوئی ہے۔ یہ تحریر الحق اکوڑہ مئی ۱۹۶۹ء میں شائع ہوئی ہے۔ ساتھ یہ بھی لکھا ہے کہ مغربی مؤثرات ہر جگہ اسلامی معاشرہ کی بنیادوں کو کھوکھلا اور اسے تباہ و برباد کرتے چلے جا رہے ہیں۔ مستشرقین کے متعلق یہ حقیقت مجھے پہلے سے معلوم تھی۔ اور انکی تحریرات کو دیکھ کر یہ رائے ہم نے بہت پہلے سے قائم کی تھی جسکی تائید اسد صاحب کے قلم سے بھی ہوئی۔ یہ تحریر ہمارے نوجوان تعلیم یافتہ طبقے کی عبرت حاصل کرنے کے لئے کافی ہے، جو مستشرقین کی تحریرات سے اسلام سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

قرآن اور سائنس عیسائیت میں دین و دنیا کی تفریق ایک بنیادی عقیدہ ہے، جو ہر عیسائی دل و دماغ میں اس وجہ سے راسخ ہوا کہ حضرت مسیحؑ نے فرمایا: کہ جو قیصر کا ہے وہ قیصر کو دو اور جو خدا کا وہ خدا کو دو۔ نیز مسیحی دین میں زیادہ تر بنی اسرائیل کی اصلاح پر نظر تھی، جو دنیا کے لئے دین بگاڑ چکے تھے اس لئے یہ کہنا پڑا کہ دنیا دار خدا کی بادشاہت یعنی جنت میں داخل نہیں ہو سکتا جسکی وجہ سے دین و دنیا متضاد سمجھے گئے۔ اس قدرتی بات نے کہ حضرت مسیحؑ نے نہ شادی کی نہ حکومت کی بلکہ ان دونوں چیزوں سے علیحدہ رہے۔ پھر یہ کہ مسیحیت کے نام پر علمی اور سائنسی تحقیق کے جرم میں ہزاروں افراد کو موت کے گھاٹ اتارا گیا، جس سے دین و دنیا کی تفریق کے عقیدہ کی جڑیں زیادہ مضبوط ہوئیں۔ اور مسیحی دنیا اس تفریق کی بدولت جو کچھ مسیحی ہدایات تھیں ان سے محروم ہو کر مادی علوم اور الحادی نظریات پر اپنی زندگی استوار کرنے لگے جسکی وجہ سے وہ مادی ترقی کے باوجود اصلی انسانیت سے محروم ہو کر صرف غلام شہوت و غضب بن کر رہ گئے۔ اور ان کی اس اخلاقی انحطاط نے پوری دنیا کو جہنم کدہ بنا دیا۔ لیکن اسلام چونکہ دین

فطرت ہے۔ اور زندگی کی انفرادی اور اجتماعی تمام شعبوں کے متعلق ایک کامل اور مکمل دستور ہے۔ اخلاقی عباداتی اعتقاداتی سیاسی معاشرتی خانہ داری، جہاں بانی کے تمام ضوابط پر حاوی ہے۔ اس کے متعلق تفریق دین و دنیا کا تصور ممکن نہیں، البتہ وہ شخص ایسا تصور کر سکتا ہے کہ جو اسلام اور قرآن کے ابجد سے ناواقف ہو۔ بجائے بندۂ خدا ہونیکے بندۂ یورپ بن گیا ہو۔ اسلام دین فطرت کا نام ہے۔ فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیھا۔ (اسلام کے توانین انسانی فطرت کے مطابق ہیں.) جس پر اللہ نے انسان کو پیدا کیا۔ اور سائینس قوانین فطرت کی دریافت کا نام ہے، جو کائنات غیر متبدل شکل میں محفوظ ہیں۔ لہٰذا ہر سائینس حقیقت اور صداقت دین فطرت کا عین تقاضہ ہے۔ اسکی ضد اور مخالف نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ چودہ سو سال میں مسلمانوں نے اسلام کے اس عطا کردہ تصور کے تحت نہ کسی سائنسی دریافت کی مخالفت کی اور نہ ہی سائینسی حقیقت کی دریافت پر کسی ایک فرد کو سزا دی گئی۔ مسلم سائینس دانوں نے سائینس کے حقائق معلوم کئے اور ایجادات بھی کیں اور یورپ نے اُن سے سائینس سیکھی، جیسے کہ ہم ثابت کر چکے ہیں۔ لیکن نہ اُن کی مخالفت کی گئی۔ اور نہ سائینس دانی کی وجہ سے مسلم سائینس دانوں کے اسلامی عقائد میں فرق آیا یہ امر واضح دلیل ہے کہ سائینس اور اسلام میں توافق ہے۔ تخالف نہیں، البتہ مسلم سائینس دانوں اور ان کے شاگرد یورپی سائینسدانوں کے بنیادی اصول میں فرق تھا، جسکی وجہ سے اسلامی سائینس ان خرابیوں سے محفوظ رہی جو موجودہ یورپی سائینس کو لاحق ہوئیں، جسکی وجہ ہم آگے چل کر بیان کریں گے۔

اب ہم کو صرف یہ دکھانا ہے کہ قرآن سائینس اور علوم کونیہ کیطرف انسان کو کس قدر ترغیب دی۔ اور اُن قوانین قدرت جو مظاہر قدرت ہیں اور کائنات عالم میں موجود ہیں کیطرف کس قدر پُر زور طریقے سے توجہ دلائی۔ اور اسی توجہ نے مسلمانوں میں بیشمار سائینسدان پیدا کئے اور اُن کی وجہ سے یورپ بھی سائینس سے آشنا ہوا۔ قدیم اور جدید دونوں کے سائینسی قوانین میں فرق نہیں تھا۔ اور اسلامی سائینس اور یورپی سائینس اس لحاظ سے ایک ہیں، کیونکہ دونوں کا تعلق قوانین قدرت کی دریافت سے ہے ــــ لیکن ہر سائینس کے لئے ایک بنیادی عقیدے کی ضرورت ہے جس کے پس منظر میں سائینس کی حقیقی نشو و نما ہو سکتی ہے۔ اور سائینس کے حسن کو اسی عقیدہ سے فروغ حاصل ہو سکتا ہے۔ اسی بنیادی عقیدہ کے لحاظ سے سائینس کی دو قسمیں بن جاتی ہیں۔ ایمانی سائینس اور الحادی سائینس۔

ایمانی سائینس ایمانی سائینس کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ خدا کے عقیدہ توحید پر مبنی

ہو کہ کائنات کے اندر جس قدر قوانین حکیمانہ کارفرما ہیں، وہ خدا نے کائنات نے کائنات میں رکھے ہیں، اور انسان کے دماغ میں اسی خدا نے وہ قوت دماغی وفکری بھی رکھی ہے۔ کہ وہ تجربہ اور استقراء سے ان قوانین کو دریافت کر کے انسان انکو مفید مقاصد میں استعمال کرے۔ کائنات یا مادہ کائنات ان قوانین کا موجد نہیں۔ بلکہ وہ ان قوانین کا مظہر اور ظرف ہے۔ ظرف اور چیز ہے، اور علت وسبب اور چیز۔ رحم مادر بچے کے لئے ظرف ومظہر ہے، موجد نہیں۔ رحم مادر میں وہ علم وشعور کہاں جو بچے کے اعضاء اور انکی قوتوں کو پیدا کر سکے۔ اسی بنیادی عقیدۂ خدا کے تحت جس قدر قوانین سائنس کو سائنسدان دریافت کرے گا۔ اسی قدر سے اس کا ربط اور تعلق بڑھتا جائیگا، اور ان قوانین کی حکمتوں سے خدا کی عظمت اس کے دل پر نقش ہوتی جائیگی۔ اور سائینسدان کا دل بھی خدا کی عظمت ومحبت سے متاثر ہوگا۔ اور مزید دریافت کے لئے اس میں مزید جوش عمل پیدا ہوگا۔ اور جب وہ یہ محسوس کریگا۔ کہ ان قوانین میں باوجود تنوع وتکثر کے ایک وحدۃ پائی جاتی ہے۔ مثلاً فلکیات، ارضیات، نباتات، حیوانات، عناصر حیاتیات اور نفسیات کے تمام قوانین باہم دگر اس قدر مربوط اور ایک ہی مقصد کی طرف متوجہ معلوم ہوتے ہیں کہ کسی وقت میں بھی ان قوانین میں تصادم وٹکراؤ نہیں ہوسکتا، تو اس وحدت سے وہ اللہ کی وحدت کا نتیجہ اخذ کریگا۔ کہ کائنات عالم میں ایک ہی ذات کارفرما ہے اور یہی توحید جو سائینس کے راستے سے حاصل ہوسکتی ہے۔ مسلم سائینسدانوں کی سائنس بھی ایمانی سائنس تھی، جسکی وجہ سے وہ الحاد بداخلاقی فسق وفجور ظلم وستم سے محفوظ تھے، یورپ کی بنیادی غلطی یہ ہے کہ اس نے عقیدۂ خدا کو سائنس سے الگ کر دیا۔ اور اسی بنیادی عقیدہ کی جگہ مادہ وحرکت، مادہ کو انہوں نے سائنس کا پس منظر اور بنیادی عقیدہ قرار دیا۔

الحادی سائینس | جسکی وجہ سے الحادی سائنس ظہور میں آئی، اور اس نے مفید مصنوعات کیساتھ مہلک اور تباہ کن اسلحہ اور اخلاق حمیدہ کی جگہ مفاد پرستی اور صداقت اور سچائی کی جگہ نفاق جھوٹ مکر وفریب دغابازی اور دھوکہ دہی، عدل کی جگہ ظلم اور خونریزی کی تباہ کاریوں کو جنم دیا جس نے سائینس کی افادیت کو ختم کیا، اور بے سائنس دنیا میں جو امن والنصاف اور عدل اور انسانی شفقت موجود تھی۔ سائینس کی دنیا میں اس کا نام ونشان بھی باقی نہ رہا۔

قرآن اور سائینس | سائینسی قوانین کی دریافت عقل استقرائی اور تجربی کاوشوں سے کرتی ہے۔ اس لئے جب تک انسانی عقل کو حریت اور آزادی نصیب نہ ہو، نہ وہ سائینس

کیطرف متوجہ ہوسکتی ہے۔ اور نہ سائینسی قوانین کی دریافت کا سلسلہ جاری ہوسکتا ہے، اور نہ سائینس کا علم وجود میں آسکتا ہے۔ اور سائینس کے تمام مرحلے بند ہوجاتے ہیں۔ سائینس کے چار مرحلے ہیں۔ ۱۔ تجربہ ۲۔ مشاہدہ ۳۔ اخذ نتائج ۴۔ تنظیم نتائج، سائینسدان تجربہ کے ارادہ سے وہ یا خود کائنات کے حالات کے قریب جاتا ہے، یا اپنے کارخانہ میں مصنوعی طور پر حالات وواقعات پیدا کرکے تجربہ کرتا ہے۔ اور تجربہ کا مقصد مشاہدہ ومطالعہ حالات ہوتا ہے۔ پھر ان حالات سے نتائج اخذ کرتا ہے۔ پھر ان نتائج کو منظم کرکے ان کو ایک سائینسی قانون اور ضابطے کے قالب میں ڈالتا ہے۔ اس تمام کارروائی کے لئے عقل کی آزادی اور سائینسی حقائق کی افادیت کا یقین ضروری ہے، کیونکہ عقل دراصل سائینس کا سرچشمہ ہے۔

مسیحیت میں عقل کی آزادی اور سائینسی حقائق کی دریافت پر کڑی پابندی تھی اور سائینسی دریافت پر سائینسدان مجرم گردانا جاتا تھا۔ اور اس کو شدید سزا دی جاتی تھی۔ لہذا پولس اور سینٹ پال والی مسیحیت جو یورپ کا مذہب تھا۔ اسلام کے داخلہ یورپ کے زمانہ سے قبل صدیوں تک سائینس سے محروم رہا۔ سپین، سسلی اور اٹلی کی راہ سے جب اسلام وہاں داخل ہوا تو لوتھر جیسے اشخاص پیدا ہوئے۔ اور یورپ نے مسلمان سائینسدانوں سے سائینس حاصل کرنا شروع کیا۔ مصنوعی مسیحیت میں عقل اور سائینس پر پابندی اور اسلام میں آزادی کا بڑا سبب یہ تھا کہ تقریباً ایک دو صدیوں کے بعد اصلی مسیحیت باقی نہیں رہی۔ پولس یہودی اور سینٹ پال نے نئی مسیحیت بنائی، اور اسکو اصلی مسیحیت قرار دیکر پیش کیا، جسکے بنیادی عقائد عقل کے خلاف تھے۔

مثلاً یہ کہ مسیح انسان کامل بھی ہے اور اللہ کامل بھی۔ اور یہ کہ باپ بیٹا اور روح القدس تین بھی ہیں۔ اور ایک بھی یا یہ کہ مسیح کے مصلوب ہونے سے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ کیونکہ خدا نے مسیح کی شکل میں مصلوب ہوکر تمام مسیحیوں کے گناہوں کی سزا خود بھگت لی اور مسیحی نجات پاگئے، ان بنیادی عقائد کو وہی مان سکتا ہے جو عقل سے دست بردار ہو۔ اس لئے مسیحیت محرفہ کے لئے عقل پر پابندی لگانا ضروری ہوا۔ تاکہ ان عقائد کی نامعقولیت کا راز افشا نہ ہو۔ لیکن مسیحیت کے برخلاف اسلام نے بنیادی عقائد کے اثبات میں مثلاً وجود باری تعالیٰ، صفات باری، توحید باری، مسئلہ نبوت مسئلہ معاد جو اسلام کے بنیادی عقائد ہیں سائینسی دلائل سے کام لیا ہے، اور سائینسی دلائل کیطرف انسان کو متوجہ کرکے ان مسائل کی صداقت ذہن نشین کرائی جس کی تحقیق اپنی جگہ پر آئے گی۔

قرآن اور آزادئ عقل | قرآن نے اپنے ماننے والوں کو متوجہ کیا، کہ وہ عقل سے کام لیکر

اسکو استعمال کرے صرف سائنس اور کونی علوم میں نہیں بلکہ دینی علوم وحقائق میں بھی عقل سے کام لیں. تاکہ ان کی معقولیت ذہن نشین ہو سکے، یہی عقل توجہ دینی اور دنیوی علوم کا سرچشمہ بنی اور اسی سے دونوں علوم کے دروازے کھلتے گئے۔ سورۂ رعد میں ارشاد ہے: إِنَّ فِی ذٰلِكَ لَاٰیَاتٍ لِّقَوْمٍ یَتَفَكَّرُوْنَ. یعنی قرآن کے گذشتہ بیان کردہ مضامین میں دلائل ہیں۔ اس قوم کے لئے جو عقل و فکر کو کام میں لاتی ہو۔ سورۂ مومنون میں ہے: إِنَّ فِی ذٰلِكَ لَاٰیَاتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ. یعنی ان مضامین میں دلائل ہیں اس قوم کے لئے جو عقل استعمال کرتی ہیں۔ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِیًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ. (سورۂ یوسف) ہم نے قرآن اتارا عربی زبان میں تاکہ تم عقل سے کام لیکر اس کو سمجھو۔ ایسی بیسیوں آیات قرآن میں موجود ہیں، جن میں عقل کو دعوت دی گئی ہے کہ وہ قرآنی حقائق کو عقل کی روشنی میں سمجھنے کی کوشش کریں۔ ان آیات کے ذریعہ عقل کے جمود اور تعطل کو توڑنا مقصود تھا۔ تاکہ وہ دینی اور سائنسی حقائق جو مظاہر قدرت الٰہیہ ہیں۔ دونوں کو عقل کے نور سے سمجھ لیں کیونکہ خدا کا قانون شریعت اور قانون قدرت باہم مربوط ہیں۔ اور ایک دوسرے کے مؤید ہیں، مخالف نہیں۔ علوم کونیہ اور سائنسی حقائق کیطرف بھی دینی حقائق کے بیان کے ضمن میں قرآن نے خصوصی توجہ دلائی ہے، عمومی رنگ میں بھی اور خصوصی انداز میں بھی یہاں تک کہ قرآن نے سائنسی علوم کے اہم شعبوں کیطرف بھی اجمالی رنگ میں خاص توجہ دلائی ہے — اور تفصیلات اس لئے بیان نہیں کی۔ کہ قرآن کے اصلی موضوع بحث وہ دینی حقائق ہیں، جو سائنسی سرحد سے خارج ہیں۔ اور جو موافق عقل ہونے کے باوجود عقل کی دسترس سے بالاتر ہیں۔ برخلاف سائنسی حقائق کے کہ وہ عقل حواس اور تجربے سے معلوم ہو سکتے ہیں، صرف عقل کو ان کی طرف متوجہ کرنا ضروری تھا، تاکہ خالق کائنات نے کائنات میں نفع انسانی کے لئے فوائد و منافع کا جو بے پناہ ذخیرہ رکھا ہے۔ سائنسی تحقیق کے ذریعہ انسان اس سے استفادہ کرکے اللہ کی معرفت اور محبت اور عظمت دل پر نقش کرکے اس کا ممنون احسان ہو۔

عمومی سائنس | قرآن حکیم نے جہاں مومنین کا یہ وصف بیان کیا ہے کہ وہ اٹھتے بیٹھتے اور لیٹتے خدا کا ذکر کیا کرتے ہیں۔ وہاں ان کا یہ وصف بھی بیان کرتا ہے، کہ وہ کائنات کی تخلیق پر غور و فکر بھی کرتے ہیں جس میں کائناتی اور سائنسی علوم کی ترغیب پائی جاتی ہے۔ الَّذِیْنَ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ وَیَتَفَكَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ. (آل عمران) وہ یاد کرتے ہیں اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ

پر لیٹے اور فکر کرتے ہیں آسمان اور زمین کی پیدائش میں، کہتے ہیں اے رب ہمارے تو نے یہ عبث نہیں بنایا، تو سب عیبوں سے پاک ہے، ہم کو بچا دوزخ کی آگ سے، اس آیت میں تنزلی سائنس سے ہٹا کر انسان کو ترقی یافتہ سائنس کیطرف متوجہ کیا گیا، وہ یہ کہ سائنس مظاہر قدرت الٰہیہ کا مطالعہ و مشاہدہ ہے۔ اس لئے مطالعہ کے نتیجہ میں صرف دنیاوی فوائد پر قناعت نہ ہونی چاہیئے بلکہ مصنوعات کے اندر حکیمانہ قوانین کی دریافت سے معرفت صانع کیطرف متوجہ ہونا ضروری ہے، تاکہ سائنسی کاوشیں یادِ الٰہی اور یادِ آخرت پر منتج ہوں۔ اور سائنس کے ذریعہ جسم و روح دونوں کی ترقی کا سامان مہیا ہو سکے۔ صرف مادی اور جسمانی فوائد سے عالمی خوشحالی پیدا نہیں ہو سکتی۔ بقول اکبر ؎

ترقی مستقل وہ ہے جو روحانی ہو اے اکبر	اڑا جو ذرۂ عنصر وہ پھر سوئے زمین آیا

یہ عجیب بات ہے کہ یہ فطری ضابطہ ہے کہ فعل و مصنوع کی عظمت سے فاعل اور صانع کی عظمت کا اثر دماغ پر پڑتا ہے۔ اچھی تصنیف سے عظمتِ مصنف اچھی کتابت سے کاتب کی بلندی، اچھے شعر و عمارت سے شاعر و معمار کی خوبی اور عقیدت دل پر نقش ہوا کرتی ہے، لیکن بیسویں صدی کی تنزلی اور الحادی سائنس اس فطری نتیجہ کے خلاف خدا سے دوری کا سامان مہیا کرتی ہے، اور سابق جو کچھ عظمت اور محبتِ الٰہی دل میں ہوتی ہے، وہ بھی ختم ہو جاتی ہے۔ حسب ارشاد قرآن واضلہ اللہ علیٰ علمہ۔ کہ علم انیسوں کے لیئے بجائے معرفتِ الٰہی کے گمراہی کا سامان بن جاتا ہے۔ اس لیئے قرآن نے معرفتِ الٰہی کے ضمن میں مطالعۂ مخلوقات پر زور دیا ہے، لیکن اس کے ساتھ سائنس کو مسلمان کرنے کا سامان بھی فراہم کیا، سائنس اور تحقیق کائنات کو صرف دنیاوی فوائد کا ذریعہ مت سمجھو بلکہ کائنات اور کائناتی تحقیقات کو آئینہ یاد الٰہی اور آخرت بناؤ تاکہ دنیاوی فوائد کیساتھ تم میں روح کی پاکیزگی اور اپنے خالق سے ربط بھی پیدا ہو۔ فوائد کائنات نتائج ہیں خدا کے حکیمانہ قوانین کے اور مادہ صرف ان کے ظہور کا آلہ ہے نہ کہ فاعل اور خالق، اندھا اور مردہ مادہ ان نتائج کو نہیں پیدا کر سکتا۔ افمن یخلق کمن لا یخلق۔ (قرآن) کیا جو پیدا کرنے والی ذات ہے اس کے ساتھ وہ چیز برابر ہو سکتی ہے جو تخلیق سے عاجز ہو، اس لیئے یہ ضروری ہے کہ سائنس کا طرزِ تعلیم ایمانی سانچے میں ڈالنا ضروری ہے کہ نتائج کا انتساب اصل فاعل یعنی خالق کو کر دیا جائے۔ اور مادہ صرف سبب کے درجہ میں رکھا جائے۔ تاکہ سائنس ایمان خیز ہو نہ کہ الحاد انگیز، عمارت کی تخلیق معمار سے ہے نہ کہ اس کے مادہ اور ملبہ سے۔ بقول عارف جامی ؎

چو بینی کار او در کارگہ آر	قیاس کارگہ از کار بردار

اور بقول سعدی شیرازی ؎

برگ درختان سبز در نظر ہوشیار　　ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار

ربنا ما خلقت ھذا باطلا۔ کا معنی ہے کہ مخلوقات کی تخلیق عبث نہیں بلکہ دنیوی فوائد اور معرفت خداوندی اور معرفت آخرت کا ذریعہ ہے۔

۲- ان فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنھار والفلک التی تجری فی البحر لما ینفع الناس وما انزل اللہ من السماء من ماء فاحیا بہ الارض بعد موتھا وبث فیھا من کل دابۃ وتصریف الریاح والسحاب المسخر بین السماء والارض لآیات لقوم یعقلون۔ (سورہ بقرہ ع ۲)۔ ترجمہ: بیشک آسمان و زمین کے پیدا کرنے میں اور رات دن کے بدلتے رہنے میں اور جہازوں میں جو لیکر چلتے ہیں سمندر میں کام کی چیزیں اور پانی میں جسکو اتارا اللہ نے آسمانوں سے پھر جلایا اس سے زمین کو اس کے مرنے کے پیچھے اور پھیلاتے اس میں سب قسم کے جانور اور بادل جو تابعدار ہیں اس کے حکم کا درمیان آسمان اور زمین کے بیشک یہ سب چیزیں نشانیاں ہیں عقلمندوں کے لئے۔

اس آیت میں عقل کو دعوت دی گئی ہے۔ کہ کارخانۂ حکمت کا مطالعہ کرے۔ سماویات ارضیات، زمانیات، لیل و نہار یعنی رات دن کی حکیمانہ تبدیلی کا اور بحریات اور کائنات جو میں ہواؤں کے ادل بدل کا بادل کی تنظیم و تنسیق کا بارش اور نباتات و حیوانات کا، کیا ایسا منظم کارخانہ بے شعور اور اندھے مادہ کے وجود میں آسکتا ہے، یا مادہ اس کا تصور کر سکتا ہے، اور قائم رکھ سکتا ہے۔ اس میں مندرجہ بالا علوم سائنس کیطرف توجہ دلائی گئی، لیکن ایمانی اور ارتقائی رنگ میں اس سے خالق کائنات کی ذات صفات اور حکمتوں اور اسکی بے پناہ قدرت کا سبق سیکھ کر اسکی طرف جھکو یہی وہی بلند سائنس ہے، جو انسان کو خالق کائنات کی بلندی تک رسائی کا موجب ہے اور مادہ کی پستی سے اشرف المخلوقات کو اٹھا کر حقیقت کائنات کی اصلی روح یعنی ذات خداوندی تک پہنچاتی ہے۔

نباتاتی سائنس | وھو الذی انشأ جنات معروشات وغیر معروشات والنخل والزرع مختلفا اکلہ والزیتون والرمان متشابھا وغیر متشابہ کلوا من ثمرہ اذا اثمر وآتوا حقہ یوم حصادہ ولا تسرفوا انہ لا یحب المسرفین (انعام ع ۰) ترجمہ: اس نے پیدا کئے باغ جو ٹٹیوں پر چڑھائے جاتے ہیں، اور جو ٹٹیوں پر نہیں چڑھائے جاتے، اور کھجور کے درخت

اور کھیتی کہ مختلف ہیں ان کے پھل اور زیتون اور انار ایک دوسرے کے مشابہ اور جدا جدا کھاؤ اس کے پھل میں سے جب پھل آئے اور ادا کرو ان کا حق جس دن ان کو کاٹو، اور بے جا خرچ نہ کرو، اللہ کو ناپسند ہیں بے جا خرچ کرنے والے۔

اس آیت میں اللہ نے علم نباتات کی طرف توجہ دلائی ہے، جو مظہر قدرتِ الٰہی ہیں، پانی اور مٹی ایک ہے ان سے اللہ نے رنگ برنگ کے پودے اور میوے پیدا کئے جن کے رنگ اور شکل اور مزے مختلف ہیں۔ جو اللہ کے عظیم حکمتوں کی معرفت کے خزانے ہیں۔ چونکہ یہ خدا کی قدرت کی کارستانی ہے، اس لئے اللہ نے زمینی پیداوار کے سلسلے میں دو پابندیاں لگا دیں ایک منفی کہ اس کو بے جا صرف نہ کرو اور ایک مثبت کہ ان میں اللہ کی طرف سے جو محتاجوں کا حق ہے اس کو پہلے دن ادا کر کے ان کو پہنچا دو۔

انسانی سائنس ولقد خلقنا الانسان من سلالة من طين ثم جعلنا لنطفة فی قرار مکین ثم خلقنا النطفة علقة فخلقنا العلقة مضغة فخلقنا المضغة عظاما فکسونا العظام لحما ثم انشأناه خلقا آخر فتبارك الله احسن الخالقين۔ (سورہ مومنین پارہ ۱۸)

ترجمہ: ہم نے بنایا آدمی کو منتخب مٹی سے پھر ہم نے رکھا اس کو پانی کی بوند ایک جمے ہوئے ٹھکانے میں پھر بنایا اُس بوند کو لہو جما ہوا، پھر بنایا اس سے گوشت کی بوٹی، پھر بنایا اس گوشت سے ہڈیوں کو، پھر پہنایا اُن ہڈیوں پر گوشت پھر بنایا اس کو ایک نئی صورت یعنی روحِ حیات پھونک کر ایک جیتا جاگتا انسان بنایا، سو بڑی برکت ہے اللہ کی جو سب سے بہتر بنانے والا ہے جس نے موزوں صورت اور مرتب اور مناسب قوتیں اس میں رکھیں یعنی انسان کا یہ وجود اس کا ذاتی نہیں بخشش قدرت ہے چنانچہ موت آکر سب نقشہ بگاڑ دیتی ہے ۔۔۔۔ اس آیت میں اللہ نے علم الانسان اور علم الجنین کی طرف توجہ دلائی جو اللہ کی قدرت و حکمت کا آئینہ ہے۔

فضائی اور جوی سائنس الم تر ان اللہ یزجی سحابا ثم یؤلف بینہ ثم یجعلہ رکاما فتری الودق یخرج من خلالہ وینزل من السماء من جبال فیھا من برد فیصیب بہ من یشاء یکاد سنا برقہ یذھب بالابصار یقلب اللہ اللیل والنھار ان فی ذالک لعبرۃ لاولی الابصار۔ (سورہ نور پارہ ۱۸) ترجمہ: تو نے دیکھا کہ اللہ ہانک کر لاتا ہے بادل کو پھر اُن کو ملا دیتا ہے پھر اُن کو رکھتا ہے تہ بر تہ پھر تو دیکھے مینہ نکلتا ہے اس کے بیچ سے اور اتارتا ہے

آسمان سے جو اس میں) بادل کے پہاڑ ہیں، اولوں کو پھر وہ ڈالتا ہے جس پر چاہے، قریب ہے کہ اسکی بجلی کی روشنی لیجائے نگاہوں کو، اس میں دھیان کرنے کی جگہ ہے صاحب نظر لوگوں کو۔

اس آیت میں کائنات جو اور فضائی مظاہر قدرت کیطرف توجہ دلائی گئی کہ اللہ نے انسان حیوانات اور نباتات کی زندگی کے لئے کیا پر حکمت نظام قائم کیا ہے، جو فضا میں ہے۔ اور انسانی قدرت سے بالاتر ہے۔ سائنسی تحقیق کے مطابق اگر پاکستان و ہندوستان پر صرف دس منٹ مصنوعی بارش برسائی جائے تو پانی کو بخارات میں تبدیل کرنے کے لئے نوے کھرب ٹن کوئلہ خرچ ہوگا۔ ایک ٹن کی قیمت ساٹھ روپے ہے ــــ اس لحاظ سے مجموعی قیمت ۵۴ پدم ہے۔ اور یہ رقم دونوں ملکوں کی سالانہ آمدنی سے سولہ ہزار گنا زیادہ ہے۔

حیوانی سائنس | واللہ خلق کل دابة من ماء فمنھم من یمشی علی بطنہ ومنھم من یمشی علی رجلین ومنھم من یمشی علی اربع یخلق اللہ ما یشاء ان اللہ علی کل شیئ قدیر۔ (سورہ نور پارہ ۱۸) ترجمہ: اللہ نے بنایا ہر پھرنے والے جاندار کو کوئی چلتا ہے پیٹ پر کوئی چلتا ہے دو پاؤں پر کوئی چلتا ہے چار پاؤں پر۔ بناتا ہے اللہ جو چاہتا ہے بیشک اللہ ہر چیز کر سکتا ہے۔

اس آیت میں علم الحیوانات کے سائنسی علم کیطرف اشارہ ہے، کوئی پیٹ پر چلتا ہے مثلاً سانپ اور مچھلی کوئی دو پاؤں پر مثلاً انسان اور پرندے، کوئی چار پر جیسے مویشی اور درندے۔ اللہ چاہے تو زیادہ بھی بنا سکتا ہے۔

جماداتی و معدنیاتی سائنس | وانزلنا الحدید فیہ باس شدید ومنافع للناس۔ ترجمہ ہم نے فولاد پیدا کیا ہے آلات جنگ و دیگر نفع بخش مصنوعات جس سے تیار ہو سکتے ہیں، اس میں علم المعدنیات اور اس کے فوائد کیطرف اشارہ ہے۔ لوہا چونکہ سب معدنیات میں سے زیادہ کار آمد ہے اس لئے اس کا خصوصی طور پر ذکر کیا۔

ان مذکورہ آیات میں قرآن نے اپنے اصل موضوع اثبات الوہیت و توحید کو ذہن نشین کرنے کے لئے جن کائنات کو بطور دلیل پیش کیا، وہ سب سائنسی کائنات ہیں، جس سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ معرفت خداوندی جو اسلام کی بنیاد ہے اس کے لئے معرفت کائنات کی ضرورت ہے۔ معرفت کائنات کا سطحی علم تو صرف مشاہدہ سے حاصل کیا جا سکتا ہے، لیکن کائنات کی گہری حکمت اور عمیق معرفت کے لئے کائنات کا تجرباتی اور استقرائی علم کا حاصل کرنا ضروری ہے۔

جسکو سائنس کہا جاتا ہے، سائنس کے تمام شعبوں کیطرف مذکورہ آیات میں توجہ دلائی گئی ہے۔ فلکیات، فضائیات، بحریات، معدنیات، نباتات، حیوانات، انسان جو تقریباً اصولی رنگ میں تمام شعبہائے سائنس پر حاوی ہے، کل شعبہائے سائنس ان چھ اقسام سائنس میں درج ہیں، اور انہی کی جزئیات ہیں۔

سائنس کے لئے بنیادی عقیدہ اس میں شک نہیں کہ سائنس کے لئے بنیادی عقیدہ کی ضرورت ہے جسکی بناء پر سائنسی ضوابط کو مرتب کیا جائے۔ کمیونسٹ ملکوں کی سائنس اشتراکی عقیدہ پر مبنی ہے اور پوری سائنس کا محرک یہی عقیدہ ہے۔ اور زندگی کے تمام اعمال پر اسی عقیدہ کا رنگ حاوی ہے، یورپ اور مغربی بلاک کی سائنس بھی ایک بنیادی عقیدے پر مبنی ہے وہ یہ ہے کہ خدا کو ماننے کے باوجود مغربی بلاک نے سائنسی دنیا سے عقیدۂ خدا کو خارج کر دیا ہے، اور تمام سائنسی تحقیقات کو مادہ اور حرکت مادہ سے وابستہ کر دیا ہے، دونوں بلاکوں یعنی کمیونسٹ بلاک اور مغربی بلاک نے اگرچہ حقیقی خدا کو سائنس سے خارج کر دیا ہے۔ لیکن فی الحقیقت ہر ایک نے ایک مصنوعی خدا کے عقیدہ کو سائنس کیلئے سنگ بنیاد قرار دیا جس سے واضح ہو گیا کہ سائنس کے لئے ہر حال میں ایک بنیادی عقیدہ کی ضرورت ہے خواہ وہ عقیدہ حقیقی خدا کو ماننے کا عقیدہ ہو یا مصنوعی خدا ماننے کا۔ کمیونسٹ بلاک کا مصنوعی خدا مارل مارکس یا اسکی اشتراکیت ہے۔ اور مغربی بلاک کا مصنوعی خدا مادہ اور حرکت مادہ ہے، اگرچہ وہ خدا کو مانتے ہیں لیکن کائنات سے انہوں نے خدا کو بے دخل قرار دیا ہے، اور تمام کائنات ایٹمی ذرات یا برق پاروں اور ان کی حرکت کے مظاہر ہیں، یہی بنیادی غلطی ہے جس نے انسان کو ایمانی سائنس سے محروم کر کے الحادی سائنس کے جہنم میں دھکیل دیا ہے اور اسی بنیادی عقیدہ کی غلطی سے سائنس انسان کے لئے مہلک اور تباہ کن چیز بن گئی اور اسکی تباہ کاری میں مزید اضافے کی سرگرمیاں جاری ہیں۔ اس لئے انسان کا فرض ہے کہ وہ موجودہ سائنس کی تشکیل جدید کرے تاکہ الحادی سائنس ایمانی سائنس میں تبدیل ہو کر اس کے زہر کو تریاق میں تبدیل کر دیا جا سکے۔

موجودہ سائنس کی غلط بنیاد اور اسکی اصلاح سائنسی کارروائیوں کو مصنوعی خدا کے عقیدہ سے وابستہ کرنا اور حقیقی خدا سے ان کو الگ کرنا خطرناک غلطی ہے۔ کیونکہ اساسی عقیدہ اس صورت میں سائنس کا مخدوم اور محرک بن جاتا ہے اور سائنسی قوانین اسی عقیدہ کے خادم بن جاتے ہیں۔ اب ظاہر ہے کہ مصنوعی خدا اشتراکیت ہو، یا مادیت ہو۔ ایک زمینی اور سفلی حقیقت ہے حقیقی خدا کی طرح ایک پاکیزہ بین العالمی حقیقت نہیں۔ اس لئے اس غلط اساس پر جس سائنس کی بنیاد رکھی

گئی ہو، وہ بھی سفلی اور زمینی مقاصد کو بروئے کار لائے گی اور سائنس کی تمام قوت اس قوم کو سربلند کرنے اور اس کے علاوہ دیگر اقوام کو ذلیل اور کچل دینے میں صرف ہوگی اور بلند اخلاق اور حقیقی عدل و انصاف جس کا سرچشمہ حقیقی خدا کا عقیدہ ہے وہ فنا ہو جائے گی اور دنیا جھوٹ مکر و فریب، نفاق اور مفاد پرستی، خود غرضی کا جہنم کدہ بن جائے گی، اور ہر قوم اپنی مادی اغراض اور مفادات کی تکمیل کے لیئے سائنس کے اسلحہ سے مسلح ہو کر دیگر اقوام پر غلبہ پانے اور اُن کو تباہ کرنے میں ہر پابندی سے بے نیاز ہو کر کمزور قوموں پر چڑھ دوڑیگی اور دنیا کسی وقت بھی ظلم اور انسان کشی خونریزی اور عالمی فساد کے محبوب مشغلہ سے فارغ اور خالی نہ ہو سکے گی۔ یہاں تک کہ سائنس اپنی آخری تباہ کن قوت جوہری بم استعمال کر کے انسان، انسانی آبادی، انسانی تہذیب و تمدن کو خاکستر بنا کر دم لیگی، گذشتہ دو عالمی لڑائیاں اور افریقہ ایشیا و یورپ میں بیسیوں چھوٹی لڑائیاں جو اس وقت تک جاری ہیں اور عالمی لڑائی کا سبب بن سکتی ہے، یہ سب اس الحادی سائنس کے مہلک نتائج ہیں، جو سب کے سامنے ہیں اور سائنس کے غلط بنیادی عقیدہ کے ثمرات ہیں، جنکی مستقبل میں اصلاح کی امید بہت کم ہے۔ جہالت سے پیدا شدہ گمراہی کا ازالہ آسان ہے، لیکن تعلیمی اور غلط بنیاد پر قائم کردہ سائنسی علوم سے پیدا شدہ گمراہی ناقابل علاج ہے۔ یہ صرف ہمارا خیال نہیں بلکہ یورپ کے مدبر افراد بھی اس کو محسوس کرتے ہیں۔ جدید گمراہیاں الحادی سائنس کی وجہ سے قدیم گمراہیوں سے بہت زیادہ ہیں۔ دور جاہلیت اس دور تہذیب سے بلحاظ امن اخلاق انصاف محبت انسانی کے زیادہ بلند تھا۔

۱۔ برف فالٹ لکھتا ہے ہماری موجودہ تہذیب اپنے قومی معاشی عائلی اخلاقی مذہبی ذہنی نظام کے ہر شعبے میں حماقت جہالت اور فریب کا مستقل مظاہرہ ہے۔

۲۔ مارشل پتیاں نے ۲۲ جون ۱۹۴۰ء کی شام ۹½ بجے ریڈیو پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے پاس گذشتہ جنگ عظیم کی نسبت اسلحہ جنگ افواج و دیگر وسائل بہت زیادہ تھے۔ حلیف سلطنتیں بھی تعداد میں کافی تھیں اور پھر ہم ہار گئے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس شکست کی وجوہات کیا ہیں، وہ یہ ہیں کہ ہمیں شکست ہٹلر نے نہیں دی بلکہ اپنے نوجوانوں نے دی جن کا کام کھانا پینا اور عیش اڑانا تھا۔ بعض کا خیال ہے کہ ہماری شکست کے اسباب تین "ڈال" ہیں۔ ڈرنک، ڈانس، ڈنر۔

۳۔ برنڈ لکھتا ہے سائنسی تہذیب نے قدیم اقدار اور اخلاق ختم کئے اور اس

خلار کو اور کسی چیز نے پُر نہیں کیا، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دنیا کے ایک بڑے حصے پر تعمیری قوتوں کی بجائے تخریبی قوتیں چھا چکی ہیں۔

۴۔ ڈاکٹر برہنٹر لکھتا ہے، اسی سائنسی تہذیب کے دور میں انسانی اقوام کی حالت بالکل عہدِ طفولیت کی سی ہے۔ جس میں بچہ ہر اس پابندی کو توڑنے کی کوشش کرتا ہے جو اس کے جذبات کے راستے میں حائل ہو۔ اسی حالت کے متعلق اقبال مرحوم نے درست کہا ہے کہ تہذیبِ جدید کے علمبردار کی زبان پہ نعرۂ امن ہے، لیکن الحادی سائنس سے جس دل و دماغ کی تعمیر ہوئی، وہ جنگ اور خونریزی کے لئے بیتاب ہے ے

گرگے اندر پوستین برۂ   ہر زمان اندر تلاشِ برۂ

مشکلاتِ حضرتِ انساں ازوست

آدمیت را غمِ پنہاں ازوست

یورپ بھیڑیا ہے جس نے بھیڑ کا لباس پہن رکھا ہے۔ اور ہر وقت کمزور قوم یعنی بھیڑوں کے شکار کرنے کی تلاش میں ہے، پھر اللہ سے مکالمہ کی شکل میں کہتا ہے کہ خدا نے کہا ے

گفتا کہ جہانِ ما آیا بتو می سازد   گفتم کہ نمے سازد گفتند کہ برہم زن

کہ موجودہ تہذیب کی دنیا تجھے موافق ہے، میں نے کہا کہ نہیں، کہا کہ اس کو ملیا میٹ کر دو یہاں تک کہ ایک شعر میں صاف کہا ے

تا تہ و بالا نہ گردد ایں نظام   دین و دانش جملگی سودائے خام

وفات سے قبل چار بجکر ۱ منٹ ۱۹۳۸ء کو اقبال نے اسلامی سائنس کی ترغیب ان اشعار میں دی اور پھر وفات پا گئے ے

حکمتِ اشیاء فرنگی زادہ نیست   اصلِ او جز لذتِ ایجاد نیست

نیک اگر بینی مسلمان زادہ است   ایں گہر از دستِ ما افتادہ است

چوں عرب اندر اروپا پاکشاد   علم و حکمت را بنا دیگر نہاد

دانہ آں صحرانشیناں کاشتند   حاصلش افرنگیاں برداشتند

ایں پری از شیشۂ اسلافِ ماست   باز صیدش کن کہ او از قافِ ماست

خلاصہ یہ ہے کہ سائنس کی بنیاد عرب مسلمانوں نے ڈالی اور ایمانی بنیاد پر ڈالی، لیکن فائدہ یورپ نے اٹھایا، جسکی بڑی وجہ یہ تھی کہ مسلمان قبل از استفادہ غیر اقوام کے غلام بن گئے اور اپنی خانہ جنگی کیوجہ سے انہوں نے امن اور اپنے اقتدار کو کھو دیا۔ اسلئے انکو سائنس سے استفادے کی فرصت نہ مل سکی اور دیگر اشیا کیطرح ان کے سائنسی ورثہ پر بھی دشمن نے قبضہ کر لیا۔

* * *

خلائی تسخیر اور قرآنِ کریم ——— ایڈیٹر الحق کی نظر میں

کتاب میں دیگر عنوانات کے علاوہ مسئلہ خلائی تسخیر پر بھی قرآن وسنت کی روشنی میں گفتگو کی گئی ہے۔ حضرت علامہ شمس الحق افغانی اور دیگر اکابر نے بھی کتاب کی بے حد تحسین فرمائی ہے

صفحات ۲۵۰ ——— ہدیہ ۳/- روپے

ادارہ فروغ اسلام شجاع آباد ضلع ملتان

تجلیاتِ رحمانی

مشہور دینی شخصیت، بے مثل محدث، خلیفۂ اجل حضرت تھانویؒ سابق صدر مظاہر العلوم، شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمان کاملپوریؒ کی سوانح حیات شائع ہوگئی ہے ——— حالات زندگی، علمی اور روحانی کمالات، نمایاں صفات، معرفت وسلوک اور اصول تربیت سینکڑوں صفحات پر پھیلا ہوا ایک دلآویز تذکرہ ——— قیمت دس روپے۔

ناشر قاری سعید الرحمٰن جامعہ اسلامیہ کشمیر روڈ۔ راولپنڈی صدر

ترجمہ قرآنِ مجید

پاکستان کے مایہ ناز بزرگ مولانا عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ ۱۰ر شعبان سے آخر رمضان المبارک تک اپنے مخصوص انداز میں ترجمہ و تشریح کلام مجید فرمادیں گے، شریک ہونے والے طلبہ کے قیام وطعام کا انتظام مدرسہ کے ذمہ ہوگا۔ شائقین حضرات وقت پر پہنچنے کی کوشش کریں۔

فداء الرحمان درخواستی ——— مدرسہ مخزن العلوم عیدگاہ خان پور۔ (بہاولپور)

تازہ ترین خبروں اور بے لاگ تبصروں کیلئے **وفاق** (لاہور، سرگودھا، رحیم یار خان) کا مطالعہ فرمائیے ——— قیمت: پندرہ پیسے فی پرچہ ——— سالانہ چندہ پچاس روپے

ترسیل زر کیلئے: روزنامہ وفاق ۱۲۔ میکلوڈ روڈ لاہور۔ ۲۹۔ نشتر مارکیٹ سرگودھا۔ شاہی روڈ رحیم یار خان۔

دیرینہ پیچیدہ روحانی جسمانی امراض کے خاص معالج **جمال شفاخانہ رجسٹرڈ نوشہرہ ——— ضلع پشاور**